سبق ۵ — کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ

www.ilmkidunya.com

مصنف کا تعارف: ڈپٹی نذیر احمد (۱۸۳۶ء-۱۹۱۲ء)

مولوی نذیر احمد جن کو ادبی دنیا میں ڈپٹی نذیر احمد کہا جاتا ہے، ضلع بجنور (یوپی، انڈیا) کے ایک چھوٹے سے گاؤں "ریہڑ" میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گھر ہی میں اپنے والد سے، جو گاؤں میں بچوں کو پڑھایا کرتے تھے، حاصل کی اور پھر دہلی جا کر دہلی کالج میں داخلہ لے لیا اور اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔

ڈپٹی نذیر احمد بچپن ہی سے ڈپٹی کلکٹر بننے کا، جو اُس زمانے میں بہت ترقی یافتہ عہدہ خیال کیا جاتا تھا، خواب دیکھتے تھے، جو ایک روز پورا بھی ہوگیا۔ اُنھوں نے اس مقام و مرتبہ کو پانے کے لیے سخت محنت کی اور زمانے کے بڑے نشیب و فراز دیکھے۔ اُنھوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کو بھی بہت قریب سے دیکھا کیوں کہ اُن دنوں آپ دہلی میں مقیم تھے۔ آپ سرسید احمد خاں کے افکار سے بہت متاثر تھے اس لیے ۱۸۵۷ء کے بعد مسلمان اشراف کی تعلیمی حالت کو سدھارنے کے لیے لکھنے لکھانے کا کام کیا اور اپنی کوششوں میں کسی حد تک کامیاب رہے۔

ڈپٹی نذیر احمد ناول پڑھنے کے بے حد شائق تھے مگر اُن کے سامنے اُردو میں ناول کا کوئی نمونہ موجود نہ تھا، البتہ اُنھوں نے اپنے طور پر کوشش کی اور اُردو ناول نگاری کے میدان میں پہلا قدم رکھا۔ وہ چوں کہ ایک معاملہ فہم، زیرک اور زبان و بیان پر قدرت رکھنے والے زبردست آدمی تھے اس لیے اُنھوں نے انھی خوبیوں کی بدولت اُردو ناول نگاری کی داغ بیل ڈالی۔ اُنھوں نے متعدد اصلاحی ناول لکھے جن میں "مراۃ العروس"، "بنات النعش"، "توبۃ النصوح"، "فسانۂ مبتلا"، "ابن الوقت"، "رویائے صادقہ" اور "ایامیٰ" شامل ہیں جو تمام کے تمام اصلاحی ناول ہیں۔ جن کے کرداروں کے ذریعے خاص طور پر اچھائی یا برائی کا فرق اور مسلمان اشراف گھرانوں کی عورتوں کی گھریلو زندگی کی عکس بندی اور اُن کی اصلاح کی کوشش کی گئی ہے۔

شاملِ کتاب اقتباس "کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ" اُن کے ناول "توبۃ النصوح" سے مستعار ہے۔ ناول کے اس حصے میں خاندان کے سربراہ نصوح کے بڑے بیٹے کلیم کا ذکر ہے جو اپنے وقت کا معروف شاعر ہے مگر اپنے حال میں مست رہتا تھا اور تمسخر کے انداز کے میں اس کے دوست مرزا ظاہر دار بیگ کا بیان ہے جس کا ظاہر اُس کے باطن سے قطعی مختلف تھا۔

مرکزی خیال

"توبۃ النصوح" ڈپٹی نذیر احمد کا ایک معاشرتی ناول ہے۔ اس ناول سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک باپ کی ناراضگی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے مترادف ہے۔ بچوں کو اپنے والدین کا مطیع و فرماں بردار ہونا چاہیے۔ اگر وہ نافرمانی کریں گے تو اذیت و رسوائی کے سوا کچھ بھی حاصل نہیں کر سکیں گے۔ کلیم شاعری کے میدان میں بلند مقام رکھتا ہے لیکن معمولی سی بات پر باپ سے ناراض ہو کر گھر سے نکل جاتا ہے اور اس کا قریبی دوست مرزا ظاہر دار بیگ بھی اس کی کوئی مدد نہیں کرتا اور وہ رُسوا ہو کر گھر کو لوٹتا ہے۔

خلاصہ

کلیم نصوح کا بڑا بیٹا ہے جس میں بہت سی برائیاں موجود ہیں۔ کلیم دہلی کے ایک نامور رئیس کا بیٹا ہے۔ گھر کے لاڈ پیار اور بُری صحبت نے اس میں بہت سی بُرائیاں پیدا کر دیں۔ اسے شعر و شاعری اور کھیل تماشوں کا شوق ہے۔ کام کاج کی ذمہ داریوں سے وہ جی چراتا ہے۔ اس کے باپ کی دولت

کی وجہ سے خود غرض لوگ اس کے دوست بن گئے۔ نصوح کی شدید خواہش تھی کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت بہترین دینی احکام کے مطابق کرے لیکن کلیم اپنے بُرے طور طریقوں کو چھوڑنے پر ہرگز تیار نہیں ہوتا۔ کئی مرتبہ باپ نے بڑے بیٹے کو سمجھانے کی کوشش کی مگر بے سُود۔ ایک دن باپ نے کلیم کو اپنے پاس نصیحت کے لیے بُلایا تو اس نے نافرمانی کی تب ماں نے زیادہ اصرار کیا تو وہ سب سے آنکھ بچا کر بنا بتائے گھر سے نکل کھڑا ہوا۔ گھر سے وہ سیدھا اپنے ایک دوست مرزا ظاہر دار بیگ کے گھر ہولیا۔ یوں تو مرزا ظاہر دار بیگ غریب آدمی تھا مگر اپنے آپ کو بہت امیر ظاہر کیا کرتا تھا۔ ہر وقت رئیس زادوں کی طرح بنا ٹھنا رہتا تھا۔ کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ گہرے دوست تھے۔ اس نے اپنے گہرے دوست کلیم کو بتا رکھا تھا کہ وہ بے حد امیر ہے اور اس کے بہت سارے دیوان خانے، سرائیں، پائیں باغ، کٹڑے، حمام اور محل سرائیں۔ کلیم اسی خیال کو ذہن میں لیے جمعدار صاحب کی محل سرا میں پہنچا۔ لونڈی نے بتایا کہ مرزا تو پچھواڑے میں اُپلوں کی ٹال کے برابر ایک کچے مکان میں رہتا ہے۔ لہٰذا اسے یوں معلوم پڑتا ہے کہ وہ کوئی رئیس زادہ نہیں بلکہ ایک کنگال شخص ہے۔ مرزا ننگ دھڑنگ گھر سے باہر آیا اور کلیم کو دیکھ کر شرمندہ ہو گیا۔ کلیم نے بتایا کہ وہ وہیں اس کے پاس رات کو ٹھہرے گا۔ مرزا اس کو ایک پرانی چھوٹی سی مسجد میں ٹھہرانے لے گیا۔ مسجد وحشت ناک، ہزار ہا چمگادڑیں اور فرش پر پڑی بیٹیں جیسے کھڑنجے کے فرش کا سماں پیش کر رہی ہوں۔ کلیم حیرت زدہ رہ گیا کہ مرزا کی عمارت کہاں گئی۔ مرزا نے آنے کی بابت پوچھا تو کلیم نے باپ کی طلب، بھائی کی التجا، ماں کا اسرار اور اپنے انکار کا ماجرا سنایا۔ کلیم نے پوچھا کہ تمھاری امارات اور جاہ و حشمت کا قصہ کیا ہوا؟ مرزا نے بتایا کہ جمعدار مرحوم نے مجھے اپنا جانشین مقرر کیا مگر لوگوں نے اس میں رخنہ ڈالا۔ اب آپ آرام فرمایئے میں گھر سے بچھونا بھجواتا ہوں۔ کلیم نے کہا پہلے ایک چراغ تو بھجوادیں کہ تاریکی ہے۔ مرزا نے کہا اس کی کیا ضرورت ہے؟ ابھی چاند نکلنے والا ہے روشنی ہو جائے گی۔ کلیم چوں کہ گھر سے بھوکا ہی چل پڑا تھا اور منتظر تھا کہ مرزا کھانے کا ضرور پوچھے گا لیکن مرزا نے مطلق پرواہ نہ کی۔ آخر اس نے خود ہی ڈھیٹ بن کر کھانے کا تقاضا کیا۔ مرزا نے کہا کہ اب تو سب دکانیں بند ہو گئیں اور گھر میں آج کچھ نہیں۔ چلو میں چھدامی بھڑ بھونجے سے گرما گرم خستہ چنے بھنوالاتا ہوں۔ دھیلے کے چنے لاکر مرزا چنوں کی خوب تعریفیں کرنے لگا دیکھو کیسی سوندھی خوش بو آرہی ہے وغیرہ وغیرہ۔ ایسے خوش قطع اور سڈول چنے کیا تم نے پہلے بھی کبھی دیکھے تھے۔ کلیم چوں کہ بھوکا تھا اس لیے اسے چنے مزیدار معلوم ہوئے۔ مرزا نے گھر جا کر ایک میلی سی دری اور گندا تکیہ بھیج دیا۔ کلیم کو یہ رات عبرت محسوس ہوئی کہ عشرت و خلوت سے اُٹھ کر ایک مسجد میں آپڑا۔ اگلی صبح دن چڑھے جاگا تو دیکھتا ہے کہ مسجد کے فرش پر پڑا ہے اور کوئی عیار اس کی ٹوپی، جوتی، رومال، چھڑی، تکیہ، دری سب لے کر چمپت ہوا۔ مسجد ویران تھی اور پانی تک نہ تھا۔ کلیم صبر سے بیٹھا مرزا کا انتظار کرتا رہا مگر اُس کو نہ آنا تھا نہ آیا۔ دوپہر کو کوئی لڑکا کھیلتا ہوا آنکلا کلیم نے پکارا تو خوف زدہ ہو کر بھاگ نکلا۔

ناچار کلیم نے وہ دن فاقے سے گزارا۔ رات ہوئی تو سیدھا مرزا کے مکان پر گیا پتہ چلا کہ وہ تو سویرے ہی قطب صاحب چلا گیا ہے۔ کلیم نے سوچا کہ منہ ہاتھ دھونے کو پانی مانگ لوں اور مرزا کی پرانی جوتی اور ٹوپی مانگ لوں تو کہا کہ مرزا ظاہر دار بیگ میرا دوست ہے اس کی وجہ سے میں نے رات مسجد میں کاٹی۔ گھر سے آواز آئی مرزا زبردست بھاگو! اس سے تکیہ اور دری تو لے لو کہیں چلا نہ جائے۔ یہ سن کر کلیم تیزی سے بھاگا تو زبردست نے فوراً پیچھا کرتے ہوئے گلی کی نکڑ پر "چور چور" کہہ کر پکڑ لیا اور کوتوالی لے گیا۔

کلیم نے اپنا حسب نسب بتایا تو کوتوال نے کہا کہ کلیم تو نصوح کا بڑا بیٹا ہے اور اس کی شاعری کی دھوم ہے اور تم تو ننگے سر اور ننگے پاؤں ہو۔ کلیم نے کہا کہ میں ہی وہ بدنصیب ہوں کل شب مسجد و مرزا کی شان میں جو کہا سُنا دیا۔ کلام سُن کر کوتوال نے اتنی رعایت دی کہ دو سپاہی کلیم کے ہمراہ بھیجے کہ نصوح اگر اس کو اپنا بیٹا بتائیں تو چھوڑ دینا ورنہ واپس حوالات میں رکھنا۔

سپاہی نے جب نصوح کے پاس جا کر کلیم کے متعلق پوچھا تو اس نے آنکھیں نیچی کر کے کہا کہ جب حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو ڈوبتے دم تک بیٹا ہی کہا تھا تو اس کے فرزند ہونے سے کیسے انکار کرسکتا ہوں۔

www.ilmkidunya.com

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی
لونڈیاں	خادمائیں، نوکرانیاں
پائیں باغ	محل کے پیچھے کا باغ
کرنجی	نیلی
متنفس	جان دار
تسبیحِ بے ہنگام	بے وقت کا شور
دفع دخل	پیش بندی
خفقان کا عارضہ	دل کی بیماری
روگ	بیماری
قصداً	جان بوجھ کر
بھڑبھونجے	اناج بھوننے والا
سوندھی سوندھی	دھیمی خوش بو
کثیف	میلا، گندہ
گجردم	صبح سویرے
چمپت ہوا	بھاگ گیا
احتمال	شک
رخنہ اندازیاں	رکاوٹیں
بھبھوت	راکھ
تامل	ہچکچاہٹ
کوتوالی	تھانہ
شہرہ	شہرت

الفاظ	معانی
اشتداد	شدت
محل سرا	امیروں کے رہنے کی جگہ
کٹڑے	کئی مکانوں کا مجموعہ
مسجدِ ضرار	منافقین کی تعمیر کردہ مسجد
چاروناچار	مجبوراً
نیتِ شب حرام	رات کے وقت کی نیت اچھی نہیں ہوتی
استراحت	آرام
غشی	بے ہوشی
بھوک سہارنا	بھوک برداشت کرنا
دھیلے کا	آدھے پیسے کا
حضورِ والا کا خاصہ	بادشاہ کے کھانے میں
خلوت خانہ	سونے کا کمرا
ہجو	وہ نظم جس میں بُرائی بیان کی گئی ہو
شمہ	ذرا سا
متبنّیٰ	لے پالک
استقلال مزاجی	مستقبل مزاجی
طلاوہ	لیپ
چشم زدن میں	فوراً
حسب نسب	خاندانی سلسلہ
قطب صاحب	دہلی کا ایک بلند مینار

الفاظ	معانی
جمعدار	رئیس، سردار
حوض اور حمام	تالاب اور نہانے کی جگہ
ہم رکاب	ہم راہ، ساتھ
متصرف	قبضہ کرنے والا
کھڑنجے کا فرش	کھڑی اینٹ کا فرش
علیل	بیمار
اختلاجِ قلب	دل کی دھڑکن
ناملائم	ناگوار
دیواشتہا	بھوک کا دیو
بھاڑ	دانے بھوننے کی بھٹی
بسنتی	پیلا
مونس	ہمدرد
منفک	جدا، الگ
سخن سازی	بات بنانا
روسا	رئیس کی جمع، امیر لوگ
معترض	اعتراض کرنے والا
ہیئت کذائی	بُری حالت
زبردست کا ٹھینگا سر پر	طاقت ور اپنی بات منوا لیتا ہے
باور	یقین
الوان نعمت	طرح طرح کے کھانے

www.ilmkidunya.com

لفظ	معنی	لفظ	معنی	لفظ	معنی
تنبیہ پکڑنا	نصیحت حاصل کرنا	قصیدہ	وہ نظم جس میں کسی کی تعریف کی گئی ہو	مثنوی	شعری کہانی
دھیلہ	آدھا پیسہ	خودستائی	اپنی تعریف کرنا	ہرچند	اگرچہ
بندہ نوازی	غریب پروری	متعدد	کئی، بہت سے	خود پسندی	اپنے آپ کو پسند کرنا
لمبی تان کر سونا	بے فکر ہو کر سونا	ترکہ	مرتے وقت چھوڑی ہوئی جائیداد	خوشامد	جھوٹی تعریف
راسخ	سچا	ڈیل	جسم	لگن	شوق
عیوب	عیب، برائیاں	کترانا	دامن بچانا	جواب ندارد	جواب غائب
ماجرا	قصہ، کہانی	دیوان خانہ	بیٹھک	مِلک	جائیداد
کنارہ کش ہونا	دامن بچانا	ابابیل	ایک پرندے کا نام	دستک دینا	کھٹکھٹانا
مذکورہ	جس کا ذکر کیا گیا ہو	گنج	خزانہ، گودام	جاہ وحشمت	شان وشوکت
تذکرہ	ذکر	ماہتاب	چاند	صدہا	سینکڑوں
ماکولات	کھانے کی چیزیں	بے باکانہ	شوخی سے	چرب زبانی	چکنی چپڑی باتیں کرنا
افعال	فعل کی جمع، کام	طیش	غصہ	غایت درجے کی	حد درجے کی
سڈول	خوب صورت	ظریف	مسخرہ	بے بہرہ	بے اجر
مطلق	بالکل	آنتوں کا قل اللہ پڑھنا	سخت بھوک لگنا	زیر کرنا	مطیع کرنا
خوش قطع	عمدہ تراشے ہوئے	تیرِ ستم چلنا	ظلم ہونا	بار آور ہونا	پھل لانا
دندان آز تیز ہیں	مرد لالچ کرتے ہیں	شعر گوئی	شعر کہنا	قطع و برید	کانٹ چھانٹ
چڑچڑا ہونا	بے باکانہ باتیں کرنا	سڑی	پاگل، دیوانہ	سنگین	شدید
قلب ماہیت	حالت تبدیل ہونا	تعارف	جان پہچان	افکار تازہ	نئے خیالات
دوزخِ شکم	پیٹ کا دوزخ	خستگی	بھربھرا پن	--	--

پیراگراف کی تشریح

پیراگراف 1: کلیم نے جو مسجد میں آکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ نہایت پرانی چھوٹی سی مسجد ہے، مسجد ضرار کی طرح ویران وحشت ناک ۔ نہ کوئی حافظ ہے، نہ طالب علم، نہ مسافر۔ ہزار ہا چمگادڑیں اس میں رہتی ہیں کہ اُن کی تسبیحِ بے ہنگام سے کان کے پردے پھٹے جاتے ہیں۔ فرش پر اس قدر بیٹ پڑی ہے کہ بجائے خود کھڑ نجے کا فرش بن گیا ہے۔ مرزا کے انتظار میں چار و ناچار اسی مسجد میں ٹھہرنا پڑا۔ مرزا آئے بھی تو اتنی دیر کے بعد کہ کلیم مایوس ہو چکا

www.ilmkidunya.com

تھا۔ قبل اس کے کہ کلیم شکایت کرے مرزا صاحب بطورِ دفعِ دخل مقدر فرمانے لگے کہ بندے کے گھر میں کئی دن سے طبیعت علیل ہے۔ خفقان کا عارضہ، اختلاجِ قلب کا روگ ہے۔ اب جو میں آپ کے پاس سے گیا تو اُن کو غشی میں پایا۔ اسی وجہ سے دیر ہوئی۔ پہلے تو یہ فرمایئے کہ اس وقت بندہ نوازی فرمانے کی کیا وجہ ہے۔ کلیم نے باپ کی طلب، اپنا انکار، بھائی کی التجا، ماں کا اصرار تمام ماجرا کہہ سنایا۔

حوالہ متن: **سبق کا عنوان** : کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ

مصنف کا نام : ڈپٹی نذیر احمد

ماخذ : توبۃ النصوح

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ویران	اُجاڑ	وحشت ناک	خوف ناک	چمگادڑ	ایک کالے رنگ کا بدنما سا پرندہ جو رات کو نظر آتا ہے۔
تسبیح بے ہنگام	بے موقع کی تکرار	کھڑنجے کا فرش	کھڑی اینٹ کا فرش	علیل	بیمار
خفقان کا عارضہ	دل کی دھڑکن	--	--	--	--

سیاق و سباق: کلیم شہر کے رئیس کا بیٹا ہے۔ ایک رات اپنے گھر والوں سے لڑ جھگڑ کر اپنے دوست مرزا ظاہر دار بیگ کی محل سرا پہنچا تو پتہ چلا وہ پیچھے اُپلوں کی ٹال کے پاس رہتا ہے۔ مرزا اُسے گھر کی بجائے قریبی ویران سی مسجد میں ٹھہرانے لے گیا۔ کھانے میں اسے سوکھے چنے کھلا کر اور گندی سی دری اور تکیہ بھیج کر غائب ہو جاتا ہے۔ اگلی شام تک کلیم اس کا انتظار کرتا رہا۔ جب وہ نہ آیا تو سیدھا اس کے گھر پہنچا۔ گھر والوں نے دری اور تکیہ مانگنے کا تقاضا کیا تو کلیم بھاگ نکلا مگر زبردست بیگ نے چور سمجھ کر کوتوالی کے حوالے کر دیا۔ کلیم نے اپنا تعارف کروایا تو کوتوالی کو یقین نہ آیا کیوں کہ وہ کپڑوں اور حلیے سے مفلوک الحال معلوم پڑتا تھا۔ کوتوالی نے کہا کہ ابھی رات ہے حوالات میں رکھو صبح اس کے باپ کے پاس لے جانا اگر وہ مان لے تو ٹھیک ورنہ حوالات میں واپس لے آنا۔

تشریح: مرزا ظاہر دار بیگ کلیم کو ایک پرانی سی مسجد میں چھوڑ گیا جو مسجد ضرار مدینہ کی طرح لگتی تھی جسے مدینہ کے منافقین نے اسلام کو زک پہنچانے کے لیے بنوائی تھی۔ مگر نہ تو وہاں کوئی حافظِ قرآن تھا، نہ مولوی اور نہ ہی طالب علم۔ کلیم کو لگا کہ وہ مسجد بھی اسی طرح کی تھی جہاں ہزاروں چمگادڑوں نے ڈیرے ڈال رکھے تھے جن کے شور سے کان پھٹے جا رہے تھے۔ فرش پر پرندوں کی اتنی بیٹیں تھیں کہ وہ کھڑی اینٹ کا فرش معلوم پڑتا تھا۔ کلیم مجبوراً مرزا کے انتظار میں بیٹھا رہا۔ بہت دیر بعد جب مرزا آیا تو قبل اس کے کہ کلیم پہلے اپنا شکوہ کرتا مرزا فوراً گویا ہوا کہ میری بیوی کئی دنوں سے بیمار ہے اسے دل کے بہت تیزی سے دھڑکنے کی بیماری ہے۔ یہاں سے اب جو میں گھر گیا تو وہ وہاں بے ہوش پڑی تھی اس لیے مجھے دیر ہو گئی۔ ہاں! تو اب فرمایئے کہ اس وقت مجھے عزت دینے کی کیوں تکلیف فرمائی۔ جواب میں کلیم نے اپنے باپ کی خواہش، ماں کا اصرار اور بھائی کی التجا سب کہانی کہہ سنائی۔

پیراگراف 2: ابھی کلیم کچھ کہنے بھی نہیں پایا تھا کہ مرزا جلدی سے اُٹھ باہر گئے اور چشم زدن میں چنے بھنوا لائے۔ مگر ڈھیلے کا ئے کر گئے تھے، یا تو کم کے لائے یا راہ میں دو چار پھنکے لگا لیے، اس واسطے کہ کلیم کے روبرو دو تین مٹھی چنے سے زیادہ نہ تھے۔ یار، ہو تم بڑے خوش قسمت کہ اس وقت بھاڑ مل گیا۔ ذرا، واللہ ہاتھ تو لگاؤ، دیکھو تو کیسے بھُلس رہے ہیں اور سوندھی سوندھی خوش بو بھی عجیب دلفریب ہے کہ بس بیان نہیں ہو سکتا۔ تعجب ہے کہ لوگوں نے

www.ilmkidunya.com

خس اور مٹی کا عطر نکالا مگر بھنے ہوئے چنوں کی طرف کسی کا ذہن منتقل نہیں ہوا۔ کوئی فن ہو، کمال بھی کیا چیز ہے۔ دیکھیے، اتنی تو رات گئی ہے مگر چھدامی کی دکان پر بھیڑ لگی ہوئی ہے۔ بندے نے بڑا تحقیق سے پتا لگایا ہے کہ حضور والا کے خاصے میں چھدامی کی دکان کا چنا بلا ناغہ لگ کر جاتا ہے۔ اور واقعی میں آپ ذرا غور سے دیکھیے، کیا کمال کرتا ہے کہ بھننے میں چنوں کو سڈول بنا دیتا ہے۔ تمھیں میرے سر کی قسم سچ کہنا، ایسے خوب صورت، خوش قطع، سڈول چنے تم نے پہلے بھی کبھی دیکھے تھے؟ دال بنانے میں اس کو یہ کمال حاصل ہے کہ کسی دانے پر خراش تک نہیں، ٹوٹنے پھوٹنے کا کیا مذکور اور دانوں کی رنگت دیکھیے۔ کوئی بسنتی ہے کوئی پستئی غرض دونوں رنگ خوش نما۔ یوں تو صدہا قسم کے غلے اور پھل زمین سے اُگتے ہیں لیکن چنے کی لذت کو کوئی نہیں پاتا۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بھاڑ	چنے بھوننے کی بھٹی	واللہ	خدا کی قسم	چشم زدن	آنکھ جھپکتے ہی
پھنکے	مٹھی بھر کھانا	بھلس رہے ہیں	گرم گرم ہیں	چھدامی	نام
تعجب	حیرانی	خوش قطع	خوش نما	سڈول	سمارٹ
خراش	معمولی لکیر	--	--	--	--

سیاق و سباق: کلیم شہر کے رئیس کا بیٹا ہے۔ ایک رات اپنے گھر والوں سے لڑ جھگڑ کر اپنے دوست مرزا ظاہر دار بیگ کی محل سرا پہنچا تو پتہ چلا وہ پیچھے اُپلوں کی ٹال کے پاس رہتا ہے۔ مرزا اُسے گھر کی بجائے قریبی ویران سی مسجد میں ٹھہرا دیتا ہے۔ کھانے میں اسے سوکھے چنے کھلا کر اور گندی سی دری اور تکیہ بھیج کر غائب ہو جاتا ہے۔ اگلی شام تک کلیم اس کا انتظار کرتا رہا۔ جب وہ نہ آیا تو سیدھا اس کے گھر پہنچا۔ گھر والوں نے دری اور تکیہ مانگنے کا تقاضا کیا تو کلیم بھاگ نکلا مگر زبردست بیگ نے چور سمجھ کر کوتوالی کے حوالے کر دیا۔ کلیم نے اپنا تعارف کروایا تو کوتوالی کو یقین نہ آیا کیوں کہ وہ کپڑوں اور حلیے سے مفلوک الحال معلوم پڑتا تھا۔ کوتوالی نے کہا کہ ابھی رات ہے حوالات میں رکھو صبح اس کے باپ کے پاس لے جانا اگر وہ مان لے تو ٹھیک ورنہ حوالات میں واپس لے آنا۔

تشریح: کلیم مزید کچھ کہتا مرزا جھٹ سے گئے اور پلک جھپکتے ہی چنے بھنوا کر لے آئے۔ کہا تو دھیلے کا تھا مگر شاید اس کے پاس پیسے نہ تھے لہٰذا دو تین مٹھی برابر چنے تھے۔ مرزا فرمانے لگے کہ یار تم بہت خوش قسمت ہو کہ اس وقت بھی بھٹی گرم تھی واللہ! ذرا ہاتھ تو لگاؤ دیکھو کتنے گرم اور خستہ ہیں۔ ان چنوں کی سوندھی سوندھی خوش بو بھی کتنی مزے دار ہے کہ منہ میں پانی آیا چاہتا ہے۔ بلکہ مجھے تو حیرت ہے کہ عطار لوگوں نے خس اور مٹی کا عرق تو نکالا ہے مگر بھنے چنوں کی خوش بو کی طرف کیوں دھیان نہیں دیا۔ اگر اس کا عطر بنایا جائے تو کمال کی خوش بو ہو۔ اس وقت کافی رات بیت چکی ہے مگر حضور والا چھدامی کی دکان پر بھیڑ لگی ہوئی ہے۔ مجھے بڑی تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ آپ کے عشرت خانے میں چھدامی کا چنا روزانہ جاتا ہے۔ تمھیں میرے سر کی قسم! بتاؤ کیا ایسے خوش نما اور صاف ترشے ہوئے چنے پہلے تم نے کبھی دیکھے تھے؟ میرے خیال میں ہرگز نہ دیکھے ہوں گے۔ اور ہاں! دال بنانے میں اس کو یہ کمال حاصل ہے کہ کسی دانے پر رگڑ تک نہیں ٹوٹنے کا تو ذکر ہی فضول ہے۔ چنے کے دانوں کی رنگ تو دیکھو کوئی زرد لگتے ہیں تو کوئی پتے جیسا ہرا دونوں خوب صورت رنگ۔ یوں تو ہماری زمین سینکڑوں قسم کے غلے اُگتی ہے مگر جو چنوں کا ذائقہ اور مزہ ہے وہ کسی اور میں کہاں!

پیراگراف 3: تکیہ اور دری کا نام سن کر تو کلیم بہت چکرایا اور ابھی جواب دینے میں تامل تھا کہ اندر سے آواز آئی: ''مرزا زبردست بیگ! دیکھنا یہ مردوا کہیں چل نہ دے، دوڑ کر تکیہ دری تو اس سے لے لو۔'' کلیم یہ سن کر بھاگا۔ ابھی گلی کی نکڑ تک نہیں پہنچا تھا کہ زبردست نے ''چور چور'' کر کے جا لیا۔

www.ilmkidunya.com

ہرچند کلیم نے مرزا ظاہر دار بیگ کے ساتھ اپنے حقوقِ معرفت ثابت کیے مگر زبردست کا ٹھینگا سر پر، اس نے ایک نہ مانی اور پکڑ کر کوتوالی لے گیا۔ کوتوال نے سرسری طور پر دونوں کا بیان سنا اور کلیم سے اس کا حسب نسب پوچھا۔ ہرچند کلیم اپنا پتا بتانے میں جھینپتا تھا مگر چاروناچار اس کو بتانا پڑا۔ لیکن اس کی حالتِ ظاہری ایسی ابتر ہو رہی تھی کہ اس کا سچ بھی جھوٹ معلوم ہوتا تھا۔ کوتوال نے سن کر یہی کہا کہ میاں نصوح جن کو تم اپنا والد بتاتے ہو، میں ان کو خوب جانتا ہوں اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ ان کے بڑے بیٹے کا یہی نام ہے جو تم نے اپنا بیان کیا ہے۔ محلے کا پتا اور گھر کا نشان بھی جو تم نے کہا، سب ٹھیک ہے۔ مگر کلیم تو ایک مشہور و معروف آدمی ہے۔ آج شہر میں اس کی شاعری کی دھوم ہے۔ تمھاری یہ حیثیت کہ ننگے سر، ننگے پاؤں، بدن پر کیچڑ تھپی ہوئی۔ مجھ کو باور نہیں ہوتا۔ ان کو حوالات میں رکھو۔ صبح ہو تو میں ان کے والد کو بلواؤں تو ان کے بیان کی تصدیق ہو۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
متامل	جھجک	مردوا	بھلامانس	ہرچند	بہر طور۔ کتنا ہی
حقوقِ معرفت	جان پہچان کا حق	کوتوالی	پولیس اسٹیشن	کوتوال	بڑا افسر
حسب نسب	خاندانی سلسلہ	جھینپنا	شرمندگی محسوس کرنا	چاروناچار	جب کوئی اور حل نہ ہو
باور	اعتماد۔ بھروسہ	--	--	--	--

سیاق و سباق: کلیم شہر کے رئیس کا بیٹا ہے۔ ایک رات اپنے گھر والوں سے لڑ جھگڑ کر اپنے دوست مرزا ظاہر دار بیگ کی محل سرا پہنچا تو پتہ چلا وہ پیچھے اُپلوں کی ٹال کے پاس رہتا ہے۔ مرزا اُسے گھر کی بجائے قریبی ویران سی مسجد میں ٹھہرانے لے گیا۔ کھانے میں اسے سوکھے چنے کھلا کر اور گندی سی دری اور تکیہ بھیج کر غائب ہو جاتا ہے۔ اگلی شام تک کلیم اس کا انتظار کرتا رہا۔ جب وہ نہ آیا تو سیدھا اس کے گھر پہنچا۔ گھر والوں نے دری اور تکیہ مانگنے کا تقاضا کیا تو کلیم بھاگ نکلا مگر زبردست بیگ نے چور سمجھ کر کوتوالی کے حوالے کر دیا۔ کلیم نے اپنا تعارف کروایا تو کوتوالی کو یقین نہ آیا کیوں کہ وہ کپڑوں اور حُلیے سے مفلوک الحال معلوم پڑتا تھا۔ کوتوالی نے کہا کہ ابھی رات ہے حوالات میں رکھو صبح اس کے باپ کے پاس لے جانا اگر وہ مان لے تو ٹھیک ورنہ حوالات میں واپس لے آنا۔

تشریح: مرزا کے گھر پہنچ کر جب کلیم نے مرزا کے بارے میں پوچھا تو اندر سے تکیہ اور دری کے بارے میں پوچھا گیا تو کلیم ابھی جواب دینے میں جھجک ہی رہا تھا کہ آواز آئی مرزا زبردست بیگ دیکھو یہ بھلامانس کہیں بھاگ نہ جائے اس سے تکیہ اور دری تو لو۔ کلیم یہ سنتے ہی بگٹٹ بھاگا۔ لیکن گلی کی نکڑ تک بھی نہیں پہنچا تھا کہ زبردست نے چور چور کہہ کر پکڑ لیا۔ کلیم نے بہتیرا اپنی دوستی کا بتایا مگر اس نے ایک نہ سنی اور پکڑ کر پولیس اسٹیشن لے گیا۔ بڑے افسر نے دونوں کا بیان سنا اور کلیم سے اس کے خاندانی سلسلے کا پوچھا۔ کلیم نے شرمندہ شرمندہ اپنے بارے میں بتایا لیکن اس کی ظاہری بُری حالت دیکھ کر افسر نے کہا: ”میاں جن کو تم اپنا والد بتاتے ہو انھیں میں خوب جانتا ہوں اور ان کے بڑے بیٹے کا نام بھی کلیم ہی ہے مگر وہ تو ایک نامور شاعر ہے۔ شہر میں اس کی شاعری کی دھوم مچی ہے، مگر تمھارے ننگے سر، ننگے پاؤں دیکھ کر مجھے بھروسہ نہیں ہوتا“۔ یہ کہہ کر اس نے سپاہی سے کہا: ”ان کو حوالات میں رکھو صبح میں ان کے والد کو بلوا کر پوچھوں گا اگر ان کے بیان کی تصدیق ہو تو اسے چھوڑ دینا“۔

www.ilmkidunya.com

مشق

www.ilmkidunya.com

۱۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) مرزا ظاہر دار بیگ نے کلیم کو جس مسجد میں ٹھہرایا وہ تھی:

(الف) آباد اور پُر رونق (ب) کشادہ اور خوش گوار (ج) تنگ و تاریک (د) ویران اور وحشت ناک ✓

(ii) مرزا ظاہر دار بیگ نے کلیم کو بتایا کہ آج اُن کی بیوی ہے شدید:

(الف) علیل ✓ (ب) غصے میں (ج) فکرمند (د) دباؤ میں

(iii) مرزا ظاہر دار بیگ نے کہا کہ آپ کو میری نسبت سخن سازی کا احتمال ہونا ہے:

(الف) سخت غصہ کی بات (ب) سخت تعجب کی بات ✓ (ج) تشویش ناک بات (د) سخت حیرت کی بات

(iv) مرزا ظاہر دار بیگ نے بھنے ہوئے چنے کلیم کو بتا کر کھلائے:

(الف) لذیذ پراٹھے (ب) مزے دار مٹھائی (ج) گھی کی تلی دال ✓ (د) بیسنی روٹی

(v) مرزا ظاہر دار بیگ جو چنے لے کر آئے، وہ تھے:

(الف) ایک مٹھی ✓ (ب) دو تین مٹھی (ج) ایک پاؤ (د) آدھی سیر

(vi) کلیم کے پیچھے جو شخص بھاگا، اس کا نام تھا:

(الف) مرزا ظاہر دار بیگ (ب) مرزا زبردست بیگ ✓ (ج) مرزا طاقت ور بیگ (د) مرزا جان دار بیگ

جواب

(i)	(د)	(ii)	(الف)	(iii)	(ب)	(iv)	(ج)	(v)	(الف)	(vi)	(ب)

۲۔ سبق ''کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ'' کے متن کے مطابق سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) سبق ''کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ'' ڈپٹی نذیر احمد کے کس ناول سے مستعار ہے؟

جواب: سبق ''کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ'' ڈپٹی نذیر احمد کے مشہور ناول ''توبۃ النصوح'' سے مستعار ہے۔

(ب) مرزا ظاہر دار بیگ کا مکان کہاں واقع تھا اور کیسا تھا؟

جواب: مرزا ظاہر دار بیگ کا مکان چھوٹا اور کچا تھا اور جمعدار کی محل سرائے کے عین پچھواڑے اُپلوں کی ٹال کے برابر میں تھا۔

(ج) مرزا ظاہر دار بیگ نے کلیم کو ایک رات کے لیے کس جگہ ٹھہرایا؟

جواب: مرزا ظاہر دار بیگ نے کلیم کو رات کے لیے مسجدِ ضرار جو مدینہ میں منافقین نے بنوائی تھی اور ویران تھی اسی طرح کی اُجاڑ اور وحشت ناک سی مسجد میں ٹھہرایا۔

(د) مرزا ظاہر دار بیگ نے کلیم کو رات کا کھانا کس طور پر کھلایا؟

جواب: مرزا ظاہر دار بیگ نے رات کے کھانے کے طور پر فقط مٹھی بھر بھنے ہوئے چنے کھلائے اور اس کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے۔

(د) مرزا ظاہر دار بیگ نے کلیم کو اپنے بارے میں کیا بتایا تھا اور وہ کیا نکلا؟

جواب: مرزا ظاہر دار بیگ نے اپنے آپ کو رئیس زادہ ظاہر کیا تھا اور جمعدار صاحب کا بیٹا بتایا تھا کہ جس کی بہت سی محل سرائیں، دیوان خانے، دکانیں ہیں۔ لیکن اصل حقیقت میں وہ کنگلا نکلا جس کے پلے کچھ بھی نہیں تھا۔

(و) جب مرزا زبردست بیگ کلیم کے پیچھے بھاگا تو کلیم کس حلیے میں تھا؟

جواب: جب مرزا زبردست بیگ کلیم کے پیچھے بھاگا تو اُس کی حالت کچھ ایسی تھی: رات بھر ویران مسجد کے صحن میں پڑا رہنے سے چمگادڑوں کی بیٹ اور ڈھیر سی گرد اس کے بدن پر لپی پڑی تھی جس کی وجہ سے وہ انسان کی بجائے بھتنا لگ رہا تھا۔

۳۔ اِعراب کی مدد سے ان الفاظ کا دُرست تلفظ واضح کریں۔

اپلوں سوندھی شمہ متصرف متنفس خفقان حشمت متعرض اشتداد سخن سازی

جواب: اُپلوں سَوندِھی شَمّہ مُتَصَرِّف مُتَنَفِّس خَفَقان حَشْمَت مُتَعَرِّض اِشْتِداد سُخَن سازی

۴۔ درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں۔

اپنے تئیں قلب ماہیت ہیئت کذائی دیواشتہا اختلاجِ قلب
حقوقِ معرفت مرغِ نوگرفتار سخن سازی چاروناچار تسبیح بے ہنگام

جواب:

الفاظ	معانی
اپنے تئیں	خود کو
قلب ماہیت	کسی شے کی حقیقت
ہیئت کذائی	مکروہ حالت
دیو اشتہا	بھوک کا جن
اختلاجِ قلب	دل کی تیز چلتی ہوئی دھڑکن

الفاظ	معانی
حقوقِ معرفت	جان پہچان کے حقوق
مرغِ نوگرفتار	نیا قید ہوا پرندہ
سخن سازی	باتیں بنانا
چاروناچار	مجبوری سے
تسبیح بے ہنگام	بے وقت کا شور

۵۔ درج ذیل میں سے لفظ منتخب کر کے سبق کے متن کے مطابق جملے مکمل کریں۔

بندہ نوازی اپنے تئیں علیل ہم رکاب سخن سازی سڈول ماہتاب شمہ

(الف) ________ بہت بنائے سنوارے رہا کرتے ہیں۔

(ب) میں ذرا کپڑے پہن آؤں تو آپ کے ________ چلوں۔

(ج) بندے کے گھر میں کئی دن سے طبیعت ________ ہے۔

(د) یہ فرمائیے کہ اس وقت ________ فرمانے کی کیا وجہ ہے؟

(ہ) میں اُس جاہ و حشمت کا ایک ________ بھی نہیں دیکھتا۔

(و) آپ کو میری نسبت ________ کا احتمال ہونا سخت تعجب کی بات ہے۔

(ز) تھوڑی دیر صبر کیجیے کہ ________ نکلا چلا آتا ہے۔

(ح) بھننے میں چنوں کو ________ بنا دیتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

جواب

(الف)	اپنے تئیں	(ب)	ہم رکاب	(ج)	علیل	(د)	بندہ نوازی	(ہ)	شمہ
(و)	سخن سازی	(ز)	ماہتاب	(ح)	سڈول	--	--	--	--

روزمرہ اور محاورہ

- **روزمرہ:** روزمرہ اُس بول چال اور اسلوبِ بیان کو کہتے ہیں جو خاص اہلِ زبان استعمال کرتے ہیں۔ اس میں قیاس کو دخل نہیں بلکہ سماعت پر دارومدار ہے۔ مثلاً: بلاناغہ پر قیاس کر کے اس کے بجائے بے ناغہ اور روز روز کی جگہ دن دن نہیں کہا جاسکتا کیوں کہ اہلِ زبان کے یہاں یہ الفاظ بول چال میں اس طرح کبھی نہیں آتے۔
- **محاورہ:** محاورہ بھی روزمرہ کی طرح اہلِ زبان کا اسلوب بیان ہی ہے مگر محاورے میں کم از کم دو الفاظ استعمال ہوتے ہیں اور ان میں سے ایک لفظ عموماً مصدر ہوتا ہے اور جملے میں اس مصدر کے تمام مشتقات استعمال کیے جاسکتے ہیں مگر محاورہ ہمیشہ اپنے مجازی معنی دیتا ہے اور اس میں اپنے قیاس تبدیلی کرنا ہرگز مناسب نہیں۔ جیسے: گُل کھلانا ایک محاورہ ہے اس کی جگہ ہم پھُول کھلانا نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح گھوڑے بیچ کر سونا کی جگہ گھوڑے فروخت کر کے سونا ہرگز درست نہ ہوگا۔

نوٹ: یاد رہے کہ اُردو میں روزمرہ اور محاورے کے حوالے سے ڈپٹی نذیر احمد کی زبان کو سند کی حیثیت حاصل ہے۔

۶۔ درج ذیل محاوروں کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

واویلا مچنا آنکھ لگنا چکرا جانا استغفار کرنا تنبیہ پکڑنا چمپت ہونا دھوم ہونا آنتوں کا قل ہو اللہ پڑھنا

جواب:

محاورے	جملے
واویلا مچنا	بھوک کے مارے چھوٹے بچے نے واویلا مچادیا۔
آنکھ لگنا	مَیں بس ذرا دم کو بیٹھی ہی تھی کہ آنکھ لگ گئی۔
چکرا جانا	اُونچائی دیکھ کر اس کا سر چکرا گیا۔
استغفار کرنا	ہمیں اپنی کوتاہیوں پر استغفار کرنا چاہیے۔
تنبیہ پکڑنا	افسوس! تم نے اپنے غلط کاموں سے کوئی تنبیہ نہ پکڑی۔
چمپت ہونا	چور میری سائیکل لے کر چمپت ہوگیا۔
دھوم ہونا	شہر میں نئے ڈاکٹر کی بڑی دھوم ہے۔
آنتوں کا قل ہو اللہ پڑھنا	بھوک سے میری آنتیں قل ہو اللہ پڑھ رہی تھیں۔

سرگرمیاں:

- مختلف بچوں کو سبق میں آنے والے کرداروں خصوصاً اُردو زبان کے دورسیا بچوں کو کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ کا کردار اور ایک مستعد بچے کو مرزا زبردست بیگ کا کردار دے کر یہ سبق مکالماتی انداز میں بلند آواز میں پڑھیں۔

www.ilmkidunya.com

کلاس کے تمام بچے "بڑوں کا احترام" کے موضوع پر ایک مضمون لکھیں، جس کا مضمون اول آئے اُسے چارٹ پر لکھ کر جماعت کے کمرے میں آویزاں کیا جائے۔

اشاراتِ تدریس:

ا۔ اساتذہ طلبہ کو داستان اور ناول کا فرق بتائیں اور اُردو ناول کی ابتدائی صورت سے آگاہ کریں۔

۲۔ اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ ڈپٹی نذیر احمد کے تمام ناول اصلاحی ہیں اور ان کے ناولوں کے کردار کے نام اسم بامسمّٰی ہیں۔

۳۔ اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ تمام لوگ ڈپٹی نذیر احمد کی زبان کو مستند مانتے ہیں اور ان کے روزمرہ اور محاورے کے آگے سب سر جھکاتے ہیں۔

۴۔ طلبہ کو ڈپٹی نذیر احمد کی دیگر تصانیف کا تعارف کرائیں۔

۵۔ اساتذہ بچوں کو تلقین کریں کہ جب وہ "بڑوں کا احترام" کے موضوع پر مضمون لکھیں تو اپنے مضمون میں یہ حدیث ضرور درج کریں:

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا:

"وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی توقیر نہیں کرتا"۔ (مشکوٰۃ شریف، صفحہ: ۴۲۳)

اور بچوں کو نصیحت کریں کہ وہ زندگی بھر اپنا رویہ یہی رکھیں اور اس حوالے سے ڈپٹی نذیر احمد کے ناول: "توبۃ النصوح" کا حوالہ دیں کہ جب کلیم نے اپنے والد نصوح کی باتوں پر کان نہیں دھرا تو اُس کو کس کس طرح سے شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا۔

اضافی معروضی سوالات

(1) "کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ" کے مصنف ہیں:

(الف) سرسید احمد خان (ب) فاروق سرور (ج) ڈپٹی نذیر احمد ✓ (د) سلیمان ندوی

(2) یہ کہانی ماخذ ہے:

(الف) بنات النعش (ب) توبۃ النصوح ✓ (ج) مراۃ العروس (د) ابن الوقت

(3) کلیم مرزا ظاہر دار بیگ کو ملنے پہنچا ______ کی محل سرا میں:

(الف) رئیس کی (ب) راجا کی (ج) جمعدار کی ✓ (د) نواب اچھن کی

(4) مرزا ظاہر دار بیگ گھر سے باہر آیا پہن کر:

(الف) دھوتی (ب) شلوار (ج) پتلون (د) جانگیا ✓

(5) مرزا ظاہر دار بیگ نے کلیم کو ٹھہرایا:

(الف) دیوان خانے میں (ب) پرانی مسجد میں ✓ (ج) سرائے میں (د) اپنے گھر میں

(6) جس مسجد میں کلیم ٹھہرا تھا اس کی مثال تھی:

(الف) مسجدِ سلطان جیسی (ب) مسجدِ کرار جیسی (ج) مسجدِ ضرار جیسی ✓ (د) فیصل مسجد جیسی

(7) مرزا ظاہر دار بیگ نے بتایا کہ اس کی بیوی کو عارضہ ہے:

(الف) ملیریا کا (ب) جگر کا (ج) خفقان کا ✓ (د) بے خوابی کا

www.ilmkidunya.com

(8) کلیم نے وجہ اندھیرا مرزا سے تقاضا کیا ایک:

(الف) موم بتی کا (ب) چراغ کا ✓ (ج) لحاف کا (د) فانوس کا

(9) کلیم نے کھانا مانگا تو مرزا لے آیا:

(الف) بریانی (ب) حلیم (ج) چنے ✓ (د) مرغ مسلم

(10) مرزا ظاہر دار بیگ کلیم کو پکڑ کر لے گیا:

(الف) مقبرہ نور جہاں (ب) بارہ دری (ج) کوتوال ✓ (د) جامع مسجد

(11) کوتوالی نے سلیم کے ساتھ بھیجے تین:

(الف) اردلی (ب) سپاہی ✓ (ج) داروغے (د) کلرک

(12) کوتوالی نے کہا سلیم کو چھوڑ دینا اگر نصوح اسے تسلیم کرے اپنا:

(الف) ہمسایہ (ب) واقف کار (ج) بیٹا ✓ (د) بھائی

جواب

(1)	(ج)	(2)	(ب)	(3)	(ج)	(4)	(د)	(5)	(ب)
(6)	(ج)	(7)	(ج)	(8)	(ب)	(9)	(ج)	(10)	(ج)
(11)	(ب)	(12)	(ج)	--	--	--	--	--	--

اضافی مختصر سوالات

(1) ڈپٹی نذیر احمد کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: ڈپٹی نذیر احمد ۱۸۳۶ء کو بجنور کے ایک چھوٹے سے گاؤں ''ریہڑ'' میں پیدا ہوئے۔

(2) ڈپٹی نذیر احمد تعلیم کے بعد کس شعبے سے وابستہ ہوئے؟

جواب: ڈپٹی نذیر احمد تعلیم مکمل کر کے گجرات کے سکول میں مدرس بھرتی ہوئے اور پھر ڈپٹی انسپکٹر مدارس مقرر ہو گئے۔

(3) ڈپٹی نذیر احمد کو تحصیل دار کس وجہ سے بنایا گیا تھا؟

جواب: ڈپٹی نذیر احمد کو انڈین پینل کوڈ کے ترجمے کی وجہ سے تحصیل دار مقرر کیا گیا، بعد میں افسر بندوبست بن گئے۔

(4) ڈپٹی نذیر احمد نے زندگی کے آخری ایام کہاں گزارے؟

جواب: ڈپٹی نذیر احمد نے زندگی کے آخری ایام دلی میں گزارے۔

(5) ڈپٹی نذیر احمد کے ناولوں کی خاص بات کیا تھی؟

جواب: ڈپٹی نذیر احمد کے ناولوں کی خاص بات ان کا وہ اصلاحی انداز ہے جس سے انھوں نے مشرقی، دینی اور معاشرتی اصلاح کا کام لیا۔

(6) ڈپٹی نذیر احمد کی تحریروں زبان کیسی تھی؟

جواب: ڈپٹی نذیر احمد تحریروں کی زبان عوامی ہونے کے ساتھ ساتھ علمی بھی تھی انھیں عورتوں کے مخصوص محاورات پر خاص دسترس حاصل تھی۔

www.ilmkidunya.com

(7) اُردو کے پہلے ناول نگار کا نام کیا ہے؟

جواب: اُردو کے پہلے ناول نگار ڈپٹی نذیر احمد ہیں۔

(8) ڈپٹی نذیر احمد کے چند مشہور ناولوں کے نام بتائیں۔

جواب: ڈپٹی نذیر احمد کے مشہور ناولوں میں ''مراۃ العروس، بنات النعش، توبۃ النصوح، فسانۂ مبتلا اور ابن الوقت'' شامل ہیں۔

(9) کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ میں دوستی کیسے ہوئی؟

جواب: کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ ایک مشاعرے میں ملاقات کے بعد مرزا صاحب کلیم کے مکان پر باقاعدہ آنے لگے۔ اس طرح ان کے درمیان گہری دوستی ہوگئی۔

(10) مرزا ظاہر دار بیگ نے اپنے بارے میں کلیم کو کیا بتایا تھا؟

جواب: مرزا ظاہر دار بیگ نے اپنے بارے میں بتایا تھا کہ وہ جمعدار کا وارث اور مختار ہے۔ اس لیے اس کے پاس محل سرا، دیوان خانے اور نوکر چاکر سب موجود ہیں۔

(11) کلیم گھر سے نکل کر سیدھا مرزا ظاہر دار بیگ کی طرف کیوں گیا؟

جواب: کلیم کو غلط فہمی تھی کہ وہ محل سرا اور دیوان خانوں کا مالک ہے۔ لہٰذا وہ اس کے گھر رہنے چلا گیا۔

(12) مرزا ظاہر دار بیگ کا مکان کیسا تھا؟

جواب: مرزا ظاہر دار بیگ کا مکان اُپلوں کے ٹال کے برابر چھوٹا سا اور نہایت خستہ حال تھا۔

(13) ظاہر دار کس حلیے میں گھر سے باہر آیا؟

جواب: کلیم کے آواز دینے پر ظاہر دار ننگ دھڑنگ جانگیہ پہنے باہر آیا۔

(14) کلیم جس مسجد میں سویا اس کی کیا حالت تھی؟

جواب: کلیم جس مسجد میں سویا وہ ایک چھوٹی اور پرانی سی مسجد تھی۔ نہ کوئی ملا تھا اور نہ ہی کوئی طالب علم یا مسافر۔ ہر طرف چمگادڑیں اُڑ رہی تھیں۔

(15) مسجد میں کلیم کی طبیعت کس وجہ سے گھبرا رہی تھی؟

جواب: اندھیرے کی وجہ سے کلیم کی طبیعت گھبرا رہی تھی۔ اس لیے اس نے ظاہر دار سے کہا کہ چراغ بھیج دینا۔

(16) چراغ لانے کی بجائے ظاہر دار نے کلیم سے کیا کہا؟

جواب: ظاہر دار نے کہا کہ اگر چراغ جلے گا تو اس پر پروانے اور ابابیلیں آئیں گی۔ لہٰذا چراغ رہنے دیجیے ابھی کچھ ہی دیر میں چاند نکل آئے گا۔

(17) کلیم نے بے غیرت بن کر ظاہر دار سے کیا کہا؟

جواب: کلیم چونکہ بھوکا تھا اور ظاہر دار بیگ نے کھانے کے بارے میں نہیں پوچھا لہٰذا کلیم نے بے غیرت بن کر خود ہی اسے کھانے کا کہہ دیا۔

(18) ظاہر دار کلیم کے کھانے کے لیے کیا لایا؟

جواب: ظاہر دار کلیم کے کھانے کے لیے چھدامی بھڑ بھونجے سے چنے بھنوا لایا اور لگا چنوں کی تعریف کے پُل باندھنے۔

(19) کلیم کو چنے زیادہ مزے دار کیوں لگے؟

جواب: کلیم بہت بھوکا تھا، اس لیے اسے چنے زیادہ مزے دار معلوم ہوئے۔

www.ilmkidunya.com

(20) مرزا ظاہر دار نے کلیم کے لیے کیسا بستر بھیجا؟

جواب: مرزا نے کلیم کے لیے ایک میلی سی دری اور ایک کثیف سا تکیہ بھیجا۔

(21) کلیم مرزا کے گھر سے کیا لینا چاہتا تھا؟

جواب: کلیم چاہتا تھا کہ اسے منہ ہاتھ دھونے کے لیے پانی مل جائے اور کوئی پرانی جوتی اور ٹوپی تاکہ گلی میں چلنے کے قابل ہو سکے۔

(22) مرزا کے گھر والوں نے کلیم سے کیا کہا؟

جواب: مرزا کے گھر والوں نے کہا کہ مرزا تو قطب صاحب چلے گئے ہیں۔ انھوں نے دری اور تکیے کا پوچھا اور ساتھ ہی زبردست بیگ سے کہا کہ اسے پکڑلو کہیں بھاگ نہ جائے۔

(23) زبردست بیگ کلیم کو پکڑ کر کہاں لے گیا؟

جواب: زبردست بیگ کلیم کو پکڑ کر سیدھا کوتوالی لے گیا۔

(24) کوتوال کلیم کی بات پر یقین کیوں نہیں کر رہا تھا؟

جواب: کلیم کی ظاہری حالت اتنی مخدوش تھی کہ کسی کو بھی اس کی بات پر یقین نہ تھا کہ وہ نصوح کا بیٹا ہے۔

(25) کوتوال نے سپاہیوں کو کیا نصیحت کی؟

جواب: کوتوال نے کہا کہ جا کر میاں نصوح سے پوچھیں۔ اگر وہ کلیم کو اپنا بیٹا مانیں تو وہیں چھوڑ آنا ورنہ لا کر حوالات میں بند کر دینا۔

(26) کلیم پولیس کے ہتھے کیسے چڑھا اور اسے نجات کیسے ملی؟

جواب: کلیم مرزا کو زبردست بیگ نے پکڑ کر کوتوال کے حوالے کر دیا۔ سپاہی اسے میاں نصوح کے پاس لے گئے یوں باپ کی شناخت پر اسے نجات ملی۔

www.ilmkidunya.com